لباس خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
جینے کی خواہش ہے تو پہچان پیدا کر

اصلی اور نقلی پیر میں فرق



از قلم
شیخ التفسیر والحدیث استاذ العلماء رئیس التحریر
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی مدظلہ العالی

باہتمام
مولانا حافظ عبدالکریم قادری رضوی

سبزواری پبلیشرز
بالمقابل مسجد حیدری درگاہ سید محمد شاہ دولہا سبزواری کنڈی والا قادری علیہ الرحمۃ کھارادر کراچی ۔ فون: 200712

اطلاع عام

ادارہ سبزواری کی طرف سے تمام قارئین کرام عام و خاص کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اب سے ہمارے ادارے کا پتہ تبدیل ہو چکا ہے۔

پرانا پتہ: جامع مسجد حیدری متصل مزار سیدنا محمد شاہ دولہا سبزواری کندی والا عاری علیہ الرحمۃ البار ی کھارادر کراچی۔ فون 200712

نیا پتہ: سبزواری پبلشرز بائینڈنگ اینڈ پرنٹنگ پریس آر بی 11/49 عبدالحکیم خان روڈ رتن تلاؤ اسٹریٹ نزد فریئر مارکیٹ، کراچی۔

کراچی سے باہر کے تمام قارئین کرام ڈاک کے لیے یہ پتہ استعمال کریں۔

ڈاک کے لیے پتہ

عبدالکریم قادری رضوی ناظم سبزواری پبلشرز جیلان پیلس 6 فلور O.T.1.75 مجدد الف ثانی اسٹریٹ، میٹھادر، کراچی۔ فون: 2441437

اس کے علاوہ پاکستان کے تمام مشہور مکتبوں پر ہماری تمام مطبوعات باآسانی دستیاب ہو سکتی ہیں جنکی فہرست ہماری ہر کتب کے اندر پائی جاتی ہے۔

15

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فقیر عرصہ سے غلط قسم کے پیروں فقیروں سے مصروف جہاد ہے لیکن افسوس کہ میری سنی برادری میرے ساتھ تعاون کے بجائے الٹا غلط قسم کے پیروں فقیروں کا ساتھ دیتے ہوئے فقیر سے مخالفت بلکہ اذیت رسانی تک نوبت پہونچاتے ہیں لیکن گداگر کا کام ہے خیرات لینا

برادرز سگان کم نکند رزق گزارا

فقیر صدا لگا رہا ہے امید ہے کہ یہ صدا الصحرا ثابت نہ ہوگی انشاء اللہ یہ آواز کبھی صور اسرافیل بن جائے گی الحمد للہ اس کا آغاز مولانا حافظ عبدالکریم صاحب قادری رضوی خطیب جامع مسجد حیدری درگاہ سید محمد شاہ دولہا سبزواری کندی والا بخاری علیہ الرحمہ ، کھارادر کراچی فرما رہے ہیں امید ہے اس کا آغاز ایک باعمل عالم اور بہترین خادم دین سے ہو رہا ہے تو دن بدن یہ تحریک زور پکڑے گی کہ عوام بلکہ خواص جاہل پیروں اور بے عمل گدی نشینوں کو یا تو راہ راست پر لا سکیں گے یا ان سے بے زار ہو جائیں گے یہی ہمارا مقصد اولین ہے

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی غفر لہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی ونسلم علی رسول الکریم

امابعد! دور حاضرہ میں جیسے دوسرے امور میں نقل کا غلبہ ہے ایسے ہی شعبہ پیری مریدی میں بھی نقل کا زور ہے اس لئے یہ رسالہ "اصلی و نقلی پیر میں فرق" ناظرین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اس سے کسی پر طعن و تشنیع مطلوب نہیں بلکہ عوام اہل اسلام کو آگاہی مقصود ہے کہ جس طرح وہ اپنے دنیوی امور میں اصلی و نقلی کی پہچان کر کے اصلی شے خریدتے ہیں ایسے ہی پیرری مریدی میں بھی اصلی و نقلی پیر کی پہچان کریں کیوں کہ نقلی پیر خود گمراہ ہے

آنکہ خود گم است کرا رہبری کند

(جو خود گم ہے دوسروں کی خاک رہبری کرے گا) بلکہ جب اس کے کرتوت' اعمال' اقوال' یعنی گفتار' رفتار' کردار اسے جہنم میں لے جانے والے ہیں تو وہ دوسروں کی نجات کہاں سے لائے گا اسی لئے مولانا رومی قدس سرہ نے خوب فرمایا ہے

گر اینست لعنت برولی

اگر ولی (اسی چیلے شیطانی کا نام ہے) تو ایسے ولی پر لعنت۔ فقیر اس تصنیف میں اصلی اور نقلی پیروں کی فہرست پیش کرتا ہے اور اصلی پیروں کے وہ ارشادات جو انھوں نے رہتی دنیا تک جملہ مریدوں کو ہدایات کے طور فرمائے ہیں نقل کر کے نقلی پیروں کے متعلق چند اصول عرض کر کے ان کے چند ایک واقعات عرض کرے گا اس کے باوجود پھر بھی کوئی نقلی پیروں کو نہیں چھوڑتا تو وہ دنیا میں تو ذلت و خواری اٹھارہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مغضوب بندے کا غلام بے دام ہے آخرت میں اور زیادہ ہو گا جب اصلی پیروں کے مریدین بہشت کی راہ لیں

گے اور یہ نقلی پیر کے ساتھ جہنم کا ایندھن بنے گا۔

اصلی پیر :۔ وہ تھے (اصحاب کہف 'اسی طرح سے امت حبیب خدا ﷺ میں ان سے بڑھ کر) کتاان کی محبت میں آیا بہشتی بن گیا

نقلی پیر :۔ کنعان بن نوح علیہ السلام کہ خاندان نبوت میں پیدا ہونے اور نبی زادہ ہونے کے باوجود ہزاروں تابعداروں کے ساتھ جہنم میں جائے گا اگر آج پیرزادے غلط عقائد اور گندے کرتوتوں میں ملوث ہیں تو پھر کوئی جاہل مرید ان کے ساتھ جہنم میں جانا چاہتا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔

اصلی پیران عظام کی فہرست

نمبر شمار	اسم گرامی پیر بزرگ	مختصر فہرست مریدین
۱	حضور سید عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ	ایک لاکھ یا دو لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش پیغمبران عظام جملہ ملائکہ کرام کل کائنات اور ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام کم وبیش اور جملہ مسلمان تاقیامت
۲	جملہ صحابہ بالخصوص خلفائے راشدین	صحابہ تابعین رضی اللہ عنہم
۳	سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سیدنا حسن بصری وجملہ سلاسل طیبہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ
۴	سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سلسلہ اویسیہ کے جملہ اولیاء کرام
۵	سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	سلسلہ قادریہ کے شہنشاہ پھران کے مریدین۔ اللہ۔ اللہ
٦	سیدنا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ	سلسلہ چشتیہ جن میں خواجہ قطب الدین خواجہ فرید الدین خواجہ صابر خواجہ نظام

الدین رحمہم اللہ

۷	حضرت خواجہ شہاب الدین عمر سہروردی قدس سرہ ورحمتہ اللہ علیہ	سلسلہ سہروردیہ جن میں غوث بہاء الحق ملتانی شیخ سعدی سید جلال الدین قاری رحمۃ اللہ علیہم ہیں
۸	خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ ورحمتہ اللہ علیہ	سلسلہ نقشبندیہ جن میں حضرت باقی باللہ حضرت مجدد الف ثانی حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہم ہیں

اصلی اور سچے پیروں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ لکھتے لکھتے درخت قلم دریا و سمندر سیاہی ہوں تب بھی یہ ختم ہو جائیں گے لیکن ان کے اسماء گرامی ختم نہ ہوں گے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ اصلی پیران عظام کی کھری اور سچی نشانی رسول اکرم ﷺ کی شریعت اور سنت کی پیروی۔ اگر اس کے خلاف ہے تو سمجھو وہ شیطان کا کھلونا ہے خواہ وہ آسمان پہ اڑے اور دریا میں چلے وغیرہ کیوں کہ ولایت کا معیار کرامات کا صدور نہیں بلکہ شریعت و سنت کی پیروی ہے

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

رسول اکرم ﷺ کی شریعت و سنت کے خلاف جو بھی ہے وہ کبھی منزل مقصود کو نہ پہنچے گا۔

اصلی پیران کرام :۔

وہی ہیں جو رسول اکرم ﷺ کی سنت و شریعت کے پابند ہیں حدیث و فقہ کی کتب میں تصریحات موجود ہیں ہم یہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وہ نمونے عرض کر دیں جو ان کے اتباع سنت کے انہماک پر دلالت کرتے ہیں

صحابہ رضی اللہ عنہم کا اتباع نبی علیہ وسلم میں انہماک :۔

(۱) نسیم الریاض ص ۳۳۷ ج ۳ میں امام احمد بن حنبل اور بزار سے بسند صحیح مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اونٹنی کو (جس پر سوار تھے) ایک مکان میں گھمایا آپ سے سوال ہوا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا تو فرمایا لا ادری الا انی رایت رسول اللہ ﷺ یفعلہ ففعلتہ میں وجہ نہیں جانتا مگر یہ کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا تھا آپ کی اقتدا کرتے ہوئے گھمایا ہے

(۲) مشکوٰۃ شریف باب الدعوات فی الاوقات ص ۲۱۴ میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک چوپایہ سوار ہونے کے لئے دیا گیا جب آپ نے رکاب مبارک میں قدم رکھا بسم اللہ کہا اور جب سوار ہوئے الحمد للہ کہا پھر پڑھا سبحان الذی سخرلنا الایۃ پھر تین بار الحمد للہ، تین بار اللہ اکبر تین بار سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی الخ پڑھا پھر آپ ہنسے عرض کی گئی یا امیر المومنین آپ کیوں ہنسے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ نے اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کیا ہے۔

(۳) مشکوٰۃ شریف ص ۱۴۹ میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پتھر کی طرف کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں بازوؤں کو کپڑے سے ظاہر کیا مطلب کہتے ہیں کہ مجھے اس نے کہا جس نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجھے خبر دی تھی کانی انظر الی بیاض ذراعی رسول اللہ ﷺ حین حسر عنہما ثم حملہا فوضعہا عند راسہ یعنی گویا میں حضور کے دونوں بازوؤں کی سفیدی کو اب دیکھ رہا ہوں جیسا کہ آپ نے ان سے کپڑے کو ہٹایا تھا پھر آپ نے اس پتھر کو ان کے سر کے قریب رکھ

دیا۔

(۴) خفاجی اور شرح شفا ملا علی قاری ص ۳۳۰ ج ۳ میں بحوالہ موطا امام مالک و نسائی و ابن ماجہ مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم صرف اسی طرح کرتے ہیں جس طرح حضور ﷺ کو کرتے دیکھا ہوتا ہے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نبی کریم ﷺ کا تصور کرتے ہوئے آپ کی سنت مبارکہ پر عمل کرتے تھے اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر کوئی پیر فقیر نہیں ہو سکتا ہزاروں اغواث و اقطاب صرف ایک صحابی رسول ﷺ کا مقابلہ نہیں کر سکتے وہ صرف اور صرف اسی لحاظ سے کہ وہ اپنے نبی پاک ﷺ کے سچے اور پکے تابعدار تھے اسی علت و ضابطہ کو مد نظر رکھ کر اسلاف صالحین رحمہم اللہ نے علمائے باعمل کو اولیائے خدا بتایا لیکن اس کے برعکس دور حاضرہ میں عوام کو علمائے کرام سے بد ظن کرا کر جاہل لوگ بے عمل اولیاء بننے میں مصروف ہیں حالانکہ علمائے ذی وقار یعنی اپنے علم پر عمل کرنے والے ہی اولیاء ہیں چنانچہ ملا علی قاری علیہ رحمتہ الباری فرماتے ہیں کہ ان کان العلماء لیسوا باولیاء فلیس للہ ولی اگر علماء اولیاء نہیں تو پھر کوئی اللہ کا ولی نہیں۔

نیز فرماتے ہیں الاولیاء ھم العلماء العاملون یہ باعمل علماء کرام ہی اولیاء اللہ ہیں (مرقات ج ۵ ص ۱۰۴) معلوم ہوا کہ ہمارے دعویٰ اور ملا علی قاری علیہ الرحمہ کے قول کی حقیقت ایک ہی ہے کہ علماء عاملین و محدثین کرام اولیاء عظام ہی ہیں یاد رہے کہ مذکورہ بالا قول نہ صرف ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ کا ہے بلکہ امام خلیل بن احمد رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ محققین و علمائے راسخین بھی فرماتے ہیں چند سچے اور اصلی پیروں کے اقوال و احوال ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے۔

مقصد بیعت :۔

دور حاضرہ میں رواج ہو گیا ہے پیر صاحبان اپنے مریدین سے اپنے دینوی امور پر اتنا کنٹرول فرماتے ہیں کہ مرید جان تو دے سکتا ہے لیکن پیر کے حکم کے خلاف نہیں کر سکتا اور ہونا بھی ایسے ہی چاہئے لیکن یہی کنٹرول اتباع شریعت کے لئے ہونا چاہئے اس لئے کہ بیعت کا اصل مقصد یہی ہے

اصطلاح صوفیہ میں مرشد کے ہاتھ پر مکمل اتباع فرمانبرداری کے عہد و پیان کا نام "بیعت" ہے۔ جس کو عام طور سے پیری مریدی کہا جاتا ہے یہ بیعت خیر القرون سے آج تک برابر صوفیہ کرام کا معمول رہی ہے جس کے جواز و مشروعیت پر بہت سی آیتوں اور حدیثوں کی شہادت ہے جن میں سے چند یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

بیعت کا ثبوت قرآن سے :۔

(۱) ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم (پ۲۶ سورہ الفتح)

بے شک جو لوگ (اے رسول) تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ در حقیقت اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے

(۲) لقد رضی الله عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرة (پ۲۶ الفتح ج۳)

یقیناً اللہ ان مومنین سے خوش ہو گیا جو درخت کے نیچے تمہاری بیعت کرتے ہیں

فائدہ : یہ ہر دو آیات حدیبیہ کی بیعت کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ سے عمرہ کرنے کے لئے مکہ معظمہ روانہ ہوئے اور مقام حدیبیہ میں تشریف لائے تو کفار مکہ نے آپ کا راستہ روکا آپ نے دریافت واقعہ کی

غرض سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ معظمہ بھیجا کفار نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکے میں روک لیا اور یہ کہا کہ تم کعبے کا طواف کر لو مگر ہم تمہارے نبی کو مکے میں داخل نہیں ہونے دیں گے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاف انکار کر دیا اور فرمایا کہ جب تک نبی ﷺ طواف کعبہ نہ فرمائیں گے میں اکیلے ہرگز ہرگز طواف کعبہ نہیں کروں گا اس پر بات بڑھ گئی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی واپسی میں بہت دیر لگ گئی اور ادھر یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دئے گئے اس وقت حضور اکرم ﷺ نے ایک درخت کے سائے میں بیٹھ کر اصحاب سے بیعت لی اور تمام صحابہ کرام نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دست مبارک کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ کر بیعت کر لی۔

اس بیعت کے الفاظ کیا تھے ؟ اس بارے میں چند الفاظ روایتوں میں مذکور ہیں لیکن سب کا حاصل 'علی السمع والطاعۃ' یعنی "ہر امر و نہی کو بگوش ہوش سننا اور اس پر عمل کرنا۔"

ان دونوں آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ مرشد کے ہاتھ پر اتباع شریعت کا عہد و پیمان کرنا قرآن مجید سے ثابت اور باعث رضائے الٰہی ہے اور یہی مشائخ کی بیعت ہے جس کو عام طور سے پیری مریدی کہا جاتا ہے۔

ازالہ وہم :۔

بعض ناواقفوں کا خیال ہے کہ حدیبیہ کی بیعت جہاد کفار میں منحصر تھی اور اس کو مروجہ پیری مریدی سے کوئی تعلق نہیں مگر اہل علم پر پوشیدہ نہیں کہ یہ خیال سراسر لغو و باطل ہے کیوں کہ بیعت حدیبیہ کے الفاظ علی السمع والطاعۃ سے ظاہر ہے کہ اس بیعت میں مشرکین سے جہاد اور دوسرے اعمال

صالحہ بھی داخل ہیں اور اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ بیعت حدیبیہ جہاد ہی میں منحصر تھی پھر بھی اس بیعت سے کم از کم اتنا تو بالاجماع ثابت ہی ہو گیا کہ کسی امر دینی کا کسی کے ہاتھ پر عہد کرنا اس کی اصل شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت وماثور بلکہ ماموربہ وماجور علیہ ہے پھر مروجہ پیری مریدی میں اگر مرید اپنے پیر کا ہاتھ پکڑ کر اتباع شریعت و اعمال صالحہ کا عہد کرتا ہے تو یہ کیوں کر محل اعتراض ہو سکتا ہے؟

جہاد بہ نفس :۔

تصوف میں مشائخ کی بیعت ایک قسم کی بیعت جہاد ہے چنانچہ تفسیر جواہر التنزیل میں آیت وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ کے تحت مذکور ہے۔

قال الامام الراغب الجھاد ثلثۃ اضرب مجاھدۃ العدو الظاھر و مجاھدۃ الشیطان و مجاھدۃ النفس و تدخل ثلاثھا فی قولہ تعالی و جاھدوا فی اللہ حق جھادہ

امام راغب نے فرمایا کہ جہاد کی تین قسمیں ہیں ظاہری دشمن (کفار) سے جہاد شیطان سے جہاد نفس سے جہاد اور یہ تینوں جہاد آیت "وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ" میں داخل ہیں۔

احادیث مبارکہ :۔

احادیث صحیحہ سے بھی جہاد بالنفس کی تائید ہوتی ہے (۱) حدیث میں ہے کہ جاھدو الکفار بایدیکم والسنتکم یعنی کفار سے جہاد کرو اپنے ہاتھوں' اور زبانوں سے (فائدہ) یہ قسم اول کا جہاد ہے (۲) حدیث میں ہے کہ "جاھدوا اھوائکم کما تجاھدون اعدائکم" جہاد کرو اپنی خواہشات

نفسانیہ سے جیسے کہ تم اپنے دشمنوں (کفار) سے جہاد کرتے ہو (فائدہ) یہ دوسری اور تیسری قسم کا جہاد ہے۔

جہاد اکبر :۔ نفس سے جہاد اعلیٰ قسم کا جہاد ہے جس کو حدیث شریف میں جہاد اکبر فرمایا گیا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک میدان جنگ سے واپس ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر یعنی چھوٹے جہاد (جہاد کفار) سے ہم بڑے جہاد (جہاد نفس) کی طرف پلٹے (۳) حدیث میں ہے کہ المجاهد من جاهد نفسه فى طاعة الله یعنی مجاہد (کامل) وہی ہے جو طاعت الٰہی میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے (مشکوۃ) (فائدہ) احادیث مذکورہ بالا سے جہاد نفس کا اعلیٰ قسم جہاد' اور جہاد اکبر ہونا ثابت ہے اور جب جہاد اصغر یعنی جہاد کفار کے لئے بیعت کا مشروع و مسنون ہونا مسلم ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ جہاد اکبر یعنی جہاد نفس کے لئے بطریق اولیٰ مشروع و مسنون نہ ہو پھر ایک بیعت کو ماثور وماجور علیہ قرار دینا اور دوسری بیعت کو بدعت وضلالت کہنا سراسر سفاہت وجہالت نہیں تو اور کیا ہے؟

آیت نمبر (۳) یاایها النبی اذا جاء ك المؤمنٰت یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولایزنین ولا یقتلن اولادهن ولا یاتین ببهتان یفترینه بین ایدیهن وارجلهن ولا یعصینک فی معروف فبایعهن واستغفر لهن الله ان الله غفور رحیم

اے نبی جب تمہارے حضور مومن عورتیں اس بات کی بیعت کرنے کے لئے آئیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کریں گی اور چوری نہ کریں گی اور زنا نہ کریں گی اور اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی اور اپنے ہاتھوں پیروں کے درمیان

گڑھ کر کسی پر بہتان نہ لگائیں گی اور کسی حکم شریعت میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان عورتوں سے بیعت لو اور ان کے لئے مغفرت چاہو اللہ سے بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے!

(فائدہ) عورتوں کی یہ بیعت فتح مکہ کے دن ہوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صفا کی پہاڑی پر رونق افروز تھے پہلے آپ نے مومن مردوں سے بیعت لی پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ پہاڑی کے نیچے اتر کر عورتوں سے بیعت لیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عورتوں سے بیعت لیتے تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام ان عورتوں تک پہنچاتے تھے۔ (تفسیر معالم التنزیل)

بیعت مشائخ :۔

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ فتح مکہ کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مردوں اور عورتوں سے بیعت لی اور آیت میں جن اعمال صالحہ پر بیعت کا ذکر ہے ان میں سے ایک بھی قتال کفار سے متعلق نہیں

فوائد :۔ (۱) معلوم ہوا کہ یہ بیعت اتباع شریعت و تزکیہ نفس ہی کے لئے تھی جو بالکل مروجہ پیری مریدی کے ہم معنی ہے۔

(۲) یہ بھی ثابت ہو گیا کہ یہ بیعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خصائص میں سے نہ تھی بلکہ دوسرے علمائے حقیقت و مشائخ طریقت بھی اس بیعت کے مجاز ہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باجازت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عورتوں سے یہ بیعت لی۔

پیری مریدی :۔

خلاصہ یہ کہ تزکیہ نفس واتباع شریعت کے لئے مشائخ کی بیعت جس کو پیری مریدی کہتے ہیں قرآن کریم سے ثابت وباعث رضائے الٰہی ہے جو خیر القرون سے آج تک جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گی۔

خیر القرون میں پیری مریدی :۔

بہت سی احادیث صحیحہ بھی اس بارے میں موجود ہیں کہ مشائخ صوفیہ کی پیری مریدی زمانہ رسالت مآب ﷺ میں موجود تھی چنانچہ ہم یہاں چند حدیثوں سے اس کا ثبوت عرض کرتے ہیں۔

حدیث (۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کی ایک جماعت سے جو اس وقت حاضر تھی یہ فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور چوری نہ کرو گے اور زنا نہ کرو گے اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے اور اپنے آپ سے گڑھ کر کسی پر بہتان نہ باندھو گے اور کسی حکم شریعت میں نافرمانی نہ کرو گے تو ہم سب حاضرین صحابہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کی۔ (بخاری و مسلم)

حدیث (۲) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پیغمبر خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ عرض کی کہ یارسول اللہ اپنا دست مبارک پھیلائیے میں آپ سے بیعت کروں گا تو حضور ﷺ نے اپنا دست مبارک پھیلا دیا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حدیث (۳) امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے عورتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نبی ﷺ سے بیعت کی۔ (مشکوٰۃ

شریف)
حدیث (۴) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کی بیعت کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یاایھا النبی اذا جاء ك المومنت کی آیت سے عورتوں کا امتحان فرماتے تھے اور جو عورت اس آیت میں ذکر کی ہوئی باتوں کا اقرار کرلیتی تھی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے فرما دیتے تھے کہ میں نے تجھ سے یہ بیعت لے لی یہ بذریعہ کلام ہوتی تھی خدا کی قسم کبھی بھی حضور ﷺ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے بیعت کے وقت نہیں لگا۔
(بخاری شریف)
(فائدہ) یہ چاروں حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ مشائخ کی مروجہ پیری مریدی اور طریقہ بیعت بھی سب کچھ زمانہ نبوی میں موجود و معمول تھا اور یقیناً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت اور مشائخ کی پیری مریدی میں سر مو فرق نہیں۔

اقسام بیعت :۔

مذکورہ بالا حدیثوں کے علاوہ اور بھی بہت سی صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام آنحضرت ﷺ سے بیعت کرتے تھے کبھی ہجرت و جہاد پر، کبھی ارکان اسلام کی پابندی پر، کبھی شریعت پر عمل کرنے اور گناہوں سے بچنے پر، چنانچہ ایک مرتبہ انصار کی عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر بیعت لی اسی طرح چند محتاج مہاجرین سے اس بات پر بیعت لی کہ وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کریں چنانچہ بیعت کے بعد ان مہاجرین کا یہ حال تھا کہ اگر گھوڑے سے ان لوگوں کا کوڑا زمین پر گر پڑتا تو یہ لوگ کسی سے کوڑا اٹھا دینے کا بھی سوال نہ کرتے تھے بلکہ خود گھوڑے سے اتر کر کوڑا اٹھاتے تھے۔

بعض عوام اور چند جاہلوں کا یہ خیال کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں بیعت جہاد اور بیعت خلافت کے سوا کوئی بیعت نہیں ہوتی تھی یہ سراسر مطالعہ کی کمی اور لاعلمی کا وبال ہے ورنہ احادیث مذکورہ بالا سے واضح ہے کہ ان میں سے کوئی بھی بیعت نہ تو بیعت جہاد تھی نہ بیعت خلافت بلکہ یہ تمام بیعتیں اعمال صالحہ سے متعلق تزکیہ نفس کے لئے تھیں جو زمانہ رسالت مآب ﷺ سے آج تک جاری ہیں جیسا کہ مشائخ کرام کے شجروں سے ظاہر ہے ہاں البتہ فرق اتنا ہے کہ زمانہ نبوت اور خلفائے راشدین کے دور میں چونکہ یہ حضرات علوم ظاہر وباطن اور انتظام سیاست وملت بھی کمالات کے جامع تھے اس لئے بیعت خلافت وبیعت جہاد وبیعت تزکیہ نفس غرض ساری بیعتیں انہی کے دست حق پرست پر ہوئی تھیں اور ان بیعتوں میں باہم کوئی خاص امتیاز بھی نہ تھا لیکن خلافت راشدہ کا دور گزر جانے کے بعد جب امارت و سلطنت کا زمانہ شروع ہو گیا تو اس وقت خلافت کی بیعت تو خلفاء اور امیروں کے ہاتھ پر ہونے لگی اور بیعت توبہ و تزکیہ نفس کی سنت قائم کرنے کے لئے علماء ربانیین ومشائخ دین کی جماعت قائم ہوئی اور ان بزرگوں نے اس سنت کریمہ کو ہر دور میں زندہ رکھا اور ہر قرن میں یہ مبارک طبقہ موجود و مقبول رہا اور ہر دور کے علمائے حق نے ان بزرگوں کی بیعت وصحبت کو وصول الی اللہ کا ذریعہ قرار دیا چنانچہ امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے :۔

"دولت (معرفت) ہر چند کہیں سے بھی پہنچے مگر اس کو اپنے پیر ہی کی طرف راجع کرنا چاہئے اور یہ دولت جس جگہ سے بھی ملے اپنے پیر ہی کی طرف سے سمجھنا چاہئے۔(مکتوبات امام ربانی)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ نے مثنوی شریف میں فرمایا

نقس را نکشد بغیر از ظل پیر
دامن آں نفس کش محکم بگیر
ہیں مرد تنہا ز رہبر سر مپیچ
تا نہ بینی عون و لشکر ہائے شیخ

ترجمہ :۔ نفس کو سوائے مرشد کے کوئی نہ مار سکے گا اے نفس کش بزرگ کا دامن مضبوط پکڑ اے تنہا انسان رہبر سے سر نہ پھیر جب تک شیخ کی مدد و لشکر نہ ہو گا کامیابی نہیں ہو سکے گی۔

سچے اور جھوٹے پیر :۔

یہاں فقیر سچے اور جھوٹے پیروں کا امتیاز کرتا ہے تاکہ حق کے متلاشی کو سچے پیر کا دامن نصیب ہو اور جھوٹے پیر سے اسے بچنے کا موقعہ میسر آسکے۔

سچے پیر

بزرگان دین کی روایات ہمارے دل و دماغ میں روحانیت کا صور پھونک رہی ہیں جہاں سلاطین کی شمشیریں اور علماء کی زبانیں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے سے قاصر رہیں وہاں ان صوفیائے کرام کی نگاہوں نے وہ کام کیا کہ کوہ قاف سے راس کماری تک مکہ مکرمہ سے ماسکو تک بربر واندلس سے لاہور و دہلی تک اسلامی تعلیمات کے برقی قمقمے روشن کردیئے

دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

اتباع سنت پر صوفیائے کرام نے اتنا زور دیا ہے کہ ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اگر شریعت کے چراغ روشن ہوئے ہیں تو صرف انہی کے دم سے

دیکھئے اپنے اپنے مخصوص انداز میں یہ مشائخ کرام شریعت کو کتنی اہمیت دیتے ہیں۔

(۱) سلوک کی راہ وہ شخص طے کر سکتا ہے جس کے دائیں ہاتھ میں قرآن ہو اور بائیں ہاتھ میں رسول کریم ﷺ کی سنت تاکہ ان دونوں شمعوں کی روشنی میں چلنے سے نہ تو وہ شکوک و شبہات کے گڑھے میں گرے اور نہ بدعت کی اندھیریوں میں ٹامک ٹوئیاں مارے (رئیس الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ)

(۲) راستہ کھلا ہوا ہے اور کتاب و سنت کے اوراق ہمارے سامنے کھلے ہوئے ہیں۔ (شیخ ابو بکر طحتانی رحمتہ اللہ علیہ)

(۳) غافل علماء' منہ پھٹ فقراء اور جاہل صوفیاء کی ہم نشینی سے گریز کر یہ تین گروہ صحبت کے قابل نہیں (شیخ یحییٰ بن معاذ رازی رحمتہ اللہ علیہ)

(۴) ماضی میں صوفیائے کرام قرآن' فقہ' حدیث اور تفسیر کے عالم ہوتے تھے۔ (علامہ ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ)

(۵) جسے شریعت کا علم نہیں اس کا دل جہالت کے مرض میں مبتلا ہے (شیخ علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ یعنی داتا گنج بخش

(۶) ہمیشہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کر تاکہ ان کی شریعت کا نور تیری رہنمائی کرے۔ (خواجہ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ)

(۷) جس نے بھی پیغمبر خدا ﷺ کے خلاف راہ اختیار کی وہ ہرگز منزل مقصود تک نہ پہنچے گا۔ (شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ)

(۸) جاہل پیر مسخرہ شیطان ہو جاتا ہے اس کی نگاہ حقیقت اور سراب میں امتیاز کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ (شیخ بابا فرید شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ)

(۹) پیر اس شان کا ہونا چاہئے کہ وہ شریعت' طریقت اور حقیقت کا عالم ہو جب اس کے اندر یہ خصوصیت ہوگی تو خلاف شریعت فعل سرزد نہ ہوگا۔ (شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۰) اے بھائی اگر تو آج فقراء کے درجات و مراتب کا فرق جاننا چاہتا ہے تو یہ دیکھ کہ وہ کہاں تک شریعت کے پیرو ہیں شریعت ہی وہ کسوٹی ہے جس پر کسی فقیر کی حقیقت پرکھی جاتی ہے۔ (شاہ کلیم اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ)

(۱۱) اگر کسی شخص کو دیکھو کہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ ایسی حالت کا دعویٰ کرتا ہے جو اس کو علم شریعت کی حد سے نکال دیتی ہے تو اس کے قریب نہ جاؤ اور اگر کسی شخص کو دیکھو کہ وہ ایک حالت کا دعویٰ کرتا ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ظاہری احکام کی پابندی اس کی شہادت نہیں دیتی تو اس کے دین پر تہمت لگاؤ۔
(شیخ حسن نوری رحمتہ اللہ علیہ)

(۱۲) کسی پیر کا مسلک دین نہیں بن سکتا کتاب و سنت کی حجت کے بغیر چارہ نہیں۔
(شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ)

(۱۳) ایک پیر و مرشد کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ قرآن و حدیث کا زبردست عالم ہو۔ (القول الجمیل ص ۴ا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ)

(۱۴) وہ (اولیاء اللہ) خدا کے دین اور پیغمبر کی سنت کے لئے مضبوط قلعے تھے۔
(میر خورد رحمتہ اللہ علیہ)

یاد رہے کہ حالات کے تقاضے اور وقت کی مصلحتیں علمائے ظاہر بین کو اس بات پر مجبور کرتی ہیں کہ وہ خلوت میں احکام شریعت کا اعلان کریں اور جلوت میں امراء و سلاطین کی خوشنودی مزاج کی خاطر زبان بند رکھیں یا من گھڑت تاویلات کا سہارا ڈھونڈیں اس کے برخلاف ہم یہ دیکھتے ہیں اور تاریخ اس پر گواہ

ہے کہ صوفیا یا علمائے حق نے (علمائے حق بھی دراصل صوفیا کے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں) کبھی لاگ لپیٹ سے کام نہیں لیا کبھی ایسا نہیں ہوا کہ انھوں نے اعلان حق سے پہلو تہی کی ہو ذیل کی چند مثالیں ہم اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔

(۱) عمرو بن ہیرہ جب خلیفہ دمشق یزید بن عبدالملک کی جانب سے والی عرق و خراسان مقرر ہو کر آیا تو اس نے خواجہ حسن بصری امام ابن سیرین اور امام شعبی رحمۃ اللہ علیہم کو طلب کیا اور ان کے سامنے یہ تقریر کی کہ یزید بن عبدالملک کو خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں پر خلیفہ مقرر کیا اور ان کی اتباع اور اطاعت کا عہد لیا ہے (یعنی ملازموں سے) اس کا حکم سننے اور بجا لانے کا مجھ کو جو عہدہ خلافت کی طرف سے عطا ہوا ہے وہ آپ سب کو معلوم ہے خلیفہ کی طرف سے ایک حکم مجھ کو ملتا ہے اور میں بلا تامل تعمیل کرتا ہوں اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سیاسی گفتگو کا جواب جن صاف اور سچے الفاظ میں دیاوہ قابل شُنید ہیں انھوں نے فرمایا کہ اے ابن ہیرہ رضی اللہ عنہ! یزید کے معاملہ میں خداوند تعالیٰ سے ڈر اور خداوند تعالیٰ کے معاملہ میں یزید کا خوف مت کر خدا تعالیٰ تجھ سے یزید کے شر کو رفع کر سکتا ہے مگر یزید اس احکم الحاکمین کے قہر کو نہیں روک سکتا وہ وقت بہت دور نہیں کہ خداوند عالم تیرے پاس اپنا ایک فرشتہ بھیجے گا جو تجھ کو شاندار تخت اور وسیع محل سے علیحدہ کر کے تنگ قبر میں پہنچادے گا وہاں سوائے تیرے اعمال کے کوئی تجھ کو نجات نہیں دلوائے گا ابن ہیرہ رضی اللہ عنہ اگر تو خدا کا گناہ کرے تو خوب سمجھ لے کہ خلیفہ کو اس نے اپنے دین اور اپنے بندوں کا محافظ و ناصر مقرر کیا ہے پس خدا کے دین کے خلاف اس کے مقرر کئے ہوئے حاکم کی وجہ سے جسارت مت کرنا کیوں کہ

خالق اکبر کے مقابلے میں مخلوق کا حکم ماننا کسی طرح روا نہیں۔(ابن خلکان ج ۱ ص ۱۲۸)

(۲) جب منصور عباسی بغداد کا خلیفہ ہوا تو اس کی نظر منصب امامت کے لئے امام اعظم پر پڑی چنانچہ انھیں کوفہ سے بلا کر عہدہ قضا قبول کرنے کی فرمائش کی امام اعظم نے یہ عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا منصور نے قسم کھا کر کہا تم کو قاضی ضرور مقرر کروں گا امام اعظم نے بھی قسم کھا کر کہا کہ میں اس عہدہ کو منظور نہیں کروں گا خلیفہ نے دوبارہ قسم کھائی انھوں نے مکرر قسمیہ انکار کیا اور اپنے انکار کی وجہ سے یہ بیان کی کہ میں اپنے آپ کو اس منصب کا اہل نہیں سمجھتا حاجب ابن ربیعہ نے خلیفہ کی چاپلوسی میں امام اعظم سے کہا کہ امیر المومنین قسم کھا چکے ہیں امام اعظم نے فرمایا کہ امیر المومنین کے لئے کفارہ قسم ادا کر دینا بہ نسبت میرے زیادہ سہل ہے مختصر یہ ہے کہ خلیفہ نے امام اعظم کو قید میں ڈال دیا اور اسی قید وبند کے عالم میں امام نے وفات پائی۔(ابن خلکان ج ۱ ص ۱۲۸)

(۳) خلیفہ منصور عباسی کے چرہ پر ایک مکھی بار بار بیٹھی تو اس کا ناک میں دم آ گیا اس نے جھلا کر مشہور مفسر قرآن عالم ربانی شیخ ابن سلیمان رحمتہ اللہ علیہ سے کہا کہ آخر مکھی پیدا کرنے کی خدا کو کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ اس عالم ربانی نے جواب دیا کہ تجھے خبر نہیں خدا نے مکھیاں اس لئے پیدا کی ہیں کہ متکبر کا غرور ٹوٹے اور اس کا سر نیچا ہو (چونکہ تو متکبر ہے اللہ تعالیٰ نے تیرا غرور توڑنے کے لئے مکھی تیرے پیچھے لگا دی)(ابن خلکان ج ۲ ص ۱۱۲)

(۴) حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ ایک دفعہ مہدی عباسی کے پاس گئے کہا مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک سفر حج میں صرف بارہ اشرفیاں صرف کی تھیں تمہارا اسراف جس حد کو پہنچا ہے

اس کے بیان کی چنداں ضرورت نہیں ہے خلیفہ نے غضب ناک ہو کر کہا کہ اپنی سی ذلیل حالت میری بھی کرنی چاہتے ہو حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ مجھ سے نہ ہو مگر جس حال میں ہو اس میں تو کمی کر دو۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۸۵ ج ۱)

خوشامدی ملاؤ مرید :۔

دور حاضرہ میں پیری مریدی کا دھندا کرنے والے اکثر شریعت سے بیگانے بلکہ بعض بد قسمت تو شریعت کا مذاق اڑاتے ہیں چونکہ وہ کسی دربار والے کی اولاد ہیں یا کسی طریقہ سے وہ پیر مغاں ہیں اسی لئے ان کی ہر غلط بات کو ولایت (جھوٹی) کا راز سمجھا جاتا ہے اسی لئے نہ صرف برداشت ہے بلکہ اسے راز مخفی کا لبادہ اڑھا دیا جاتا ہے اور ایسا نہ صرف عوام اور جہلاء کرتے ہیں بلکہ خود کو اہل علم کے زمرہ میں شامل کرتے ہیں۔ رسمی پیروں اور جاہل فقیروں کو اسے خوشامدی ملاؤں کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ وہ انہیں اپنا خاندانی پالتو اور وفا شعار مولوی سمجھتے ہیں بلکہ کچھ تھوڑی سی نظر شفقت سے نوازیں تو انہیں اپنا خلیفہ صاحب مشہور کرتے ہیں ایسے خوشامدی ملا نہ صرف خود گمراہ ہوتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گمراہی کے گڑھے میں ڈالتے ہیں ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری اپنے ایک رسالہ میں لکھتے ہیں کہ ایسے مولوی قیامت میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے انہی کے لئے لوہے کی گرم لگام منہ میں ڈالنے کی نوید سنائی گئی ہے اور حق بھی یہی ہے کہ ایسوں کو سخت اور بڑی سزا ملنی چاہئے اس لئے کہ جب انہیں یقین ہے کہ یہ بے عمل جاہل دین سے بیگانہ پیر ہے کیوں کہ سچا پیر تو رسول اکرم ﷺ کا سچا تابعدار ہے اور یہ جھوٹا پیر رسول اللہ ﷺ کی پیروی سے دور اور شیطان کا کھلونا ہے اور یہ کوئی راز کی بات بھی نہیں کیوں کہ دین مصطفیٰ ﷺ واضح اور کھلے راستہ کا نام ہے

اسی لئے جو بھی شیطان کے کھلونے پیر کی خوشامد کرتا ہے وہ یقین کرلے کہ کل قیامت میں اسے سخت عذاب کا سامنا ہوگا

نقلی پیروں سے جہاد :۔

یوں تو اسلام کے ہر مخالف کا مقابلہ دور حاضرہ میں جہاد سے کم نہیں لیکن نقلی پیروں کے خلاف آواز بلند کرنا جہاد اکبر ہے اس لئے کہ وہ معاش و معاشرہ پر ایسے چھائے ہوئے ہیں کہ کسی کو ان کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہیں ہو سکتی علمائے کرام جنہیں وراثت نبوی میں حق گوئی کا منصب سپرد ہے اکثر ان کے خوشامدی اور کاسہ لیس ہیں اور ایسے لٹیرے پیر اور شریعت سے دور اور نام کے فقیر اور کام کے ابلیس حکومتی امور اور حکومت کے بااثر لوگوں پر حاوی ہیں اور اہل دنیا کو اپنی جھوٹی پیری فقیری کے دام تزویر میں پھنسا کر گرویدہ بنا لیتے ہیں اور اکثر عوام تو ویسے بھی کالانعام ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کے خلاف کرنے سے دنیا میں نا معلوم کتنے مصائب ٹوٹ پڑیں اور آخرت میں تو گویا وہ بہشت کو ایسے جاہل پیروں اور لٹیرے فقیروں کی جاگیر سمجھتے ہیں اسی لئے فقیر اویسی غفرلہ سب سے پہلے انہی حضرات سے مخاطب ہے کہ آپ حضرات ہمارے اسلاف کی نشانیاں اور ان کی اولاد یا رشتہ دار ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کو عرض کریں کہ آپ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلیں ورنہ اللہ بے نیاز کی گرفت سے نہ تم بچ سکو گے نہ تمہارے پیروکار پھر علمائے کرام سے گزارش ہے کہ خدارا ایسے پیروں فقیروں کو اولیاء کہنا چھوڑ دو بلکہ ان کے خلاف آواز بلند کرو تاکہ عوام کو غلط فہمی نہ ہو ورنہ کل قیامت میں نہ صرف اپنے گونگے شیطان بننے کی سزا پاؤ گے بلکہ جتنا عوام جہلاء ایسے جھوٹے لٹیروں اور نقلی پیروں کے جھانسے میں آئیں گے ان کی سزا و عذاب تمہیں ہوگا وما علینا الا البلاغ

نقلی پیر کون :۔

میری گزارش صحرا کی صدا ثابت نہ ہو گی بہت سے خوش قسمت فقیر کے چند نشان بتانے سے ایسے لٹیروں اور جاہل پیروں سے نجات پائیں گے (انشاء اللہ) یوں تو اس گئے گزرے دور میں بھی اللہ کے ایسے نیک بندے موجود ہیں جن کے دم سے روحانیت کا بھرم قائم ہے اور جو صحیح معنی میں سلف الصالحین کا نمونہ اور اولیاو مشائخ کے جانشین ہیں لیکن جس طرح ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی اسی طرح ہر وہ شخص جو ولیوں کی وضع قطع اختیار کر لے ولی نہیں ہو سکتا بعض ملمع سازوں نے عامتہ الناس کی خوش عقیدگی سے فائدہ اٹھانے کے لئے پیری فقیری کا ڈھونگ رچا کر نہ صرف آج کے سچے اور خالص پیروں کے متعلق بد گمانی پیدا کر دی ہے بلکہ اولیائے سابقہ سے بھی سوء ظنی کا سامان کر دیا ہے۔

ان جھوٹے اور نقلی پیروں کی متعدد قسمیں ہیں (۱) جن کا نہ حسب نسب درست ہے نہ طریقت کے کسی معروف خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں لیکن بزعم خود پیر بن کر بیٹھے ہیں اور اپنی جھوٹی سچی کرامات سے سادہ لوح لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھنساتے رہے ہیں۔

(۲) ایسے پیر بھی دیکھنے میں آئے ہیں جنہوں نے مختلف اردو فارسی و دیگر زبانوں کے بہت سے اشعار ازبر کر رکھے ہیں جن سے اپنے علم و فضل کا سکہ لوگوں پر بٹھاتے ہیں اور الٹی سیدھی کراموں کا از خود چرچا کر کے جلب منفعت کی صورت پیدا کرتے ہیں۔

(۳) ایک طبقہ ان ننگ دھڑنگ فقیروں اور ہوش سے بیگانہ مجذوبوں کا ہے جو سٹہ بازوں اور جواریوں کے ملجٰی وماویٰ بنے ہوئے ہیں بھنگ اور چرس کے نشے میں ان کے منہ سے نکلی ہوئی باتوں کی بڑی قدر کی جاتی ہے سٹہ باز گوش بر آواز رہتے ہیں

جو نہی انہوں نے نشے کی پینک میں کچھ کہا اس سے اپنے مطلب کا مفہوم اخذ کر کے نہال ہو گئے۔

(۴) کچھ لوگوں نے تعویز گنڈے کو کاروبار بنا رکھا ہے یہ نذر اور نیاز کے نام پر لوگوں سے ہزاروں روپے وصول کرتے ہیں انہی میں جن اتارنے والے پیر بھی ہیں عموماً عورتوں کا جمگھٹا ان کے گرد رہتا ہے جو عموماً ان کی شیطانی خواہشات کا تختہ مشق بنتی ہیں یہ بر خود غلط پیر موقع ملنے پر مرید کی بیوی ' لڑکی ' بہن یا بہو پر ہاتھ صاف کرنے اور اس کے گھر کا سارا اثاثہ ہضم کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔

(۵) ان طالع آزما پیروں میں ایسے بھی ہیں جنھوں نے بعض فرضی مزارات سے اپنی جھوٹی نسبت قائم کر کے اپنی پیری کا دھندا چلایا ہوا ہے یہ لوگ پہلے کوئی موقع تاک کر ایک فرضی قبر تیار کرتے ہیں اور پھر اس کے متعلق من گھڑت روایات مشہور کر کے لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور خود اس کے مجاور یا سجادہ نشین بن بیٹھتے ہیں۔

(۶) بعض بد نہاد لوگوں نے ذکر کے حلقے اور سماع کی محلفیں قائم کر کے اپنی پیری کا بازار گرم کر رکھا ہے حالانکہ یہ ساری ظاہر داری دنیوی وجاہت اور دولت و امارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

(۷) ان دوں فطرت اور ملمع ساز پیروں کے علاوہ ایک طبقہ ان پیروں کا ہے جو "بدنام کنند انکو نا لے چند" کے زمرے میں آتا ہے اولیاء کے گھر میں بھوت کی مثل انہی پر صادق آتی ہے یہ ہیں تو اصلی اور خالص پیروں کی اولاد لیکن ان کے بزرگوں نے جن خبائث کے خلاف زندگی بھر جہاد کیا یہ انہیں میں مبتلا ہیں بزرگوں کے طفیل انہیں زندگی کی ہر نعمت میسر ہے لیکن نہیں میسر تو وہ نیکی وہ دین داری اور وہ خدا ترسی جو ان بزرگوں کا طرہ امتیاز تھا ان کے بزرگوں نے جاہ و

حشمت اور اورنگ شاہی کو بھی دلق فقیری اور گلیم درویشی کے مقابلہ میں پرکاہ کے برابر نہیں سمجھا اور یہ دنیا کے دیوانے بنے ہوئے ہیں نہ شراب سے پرہیز نہ زنا سے عار کوئی شرعی عیب ایسا نہیں جو ان میں موجود نہ ہو کتے پالتے ہیں بٹیرے لڑاتے ہیں گھوڑوں کی ریس لگانے پر سٹہ بازی وغیرہ عبادت سے غرض ہے نہ علم سے واسطہ لوگ ان تمام قباحتوں ۔ کے باوجود بزرگوں کی اولاد سمجھ کر ان کے ہاتھ چومتے ہیں گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے ہیں مگر انہیں پھر بھی حیا نہیں آتی اور اصلاح احوال کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

انتباہ :۔

ہمارے نزدیک جعلی پیروں اور جھوٹے درویشوں کی حوصلہ افزائی کا موجب بھی یہی حضرات ہیں اگر یہ حضرات اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے اپنی زندگیاں صاف ستھری گزارتے تو ان کے ہوتے ہوئے کسی کو پیری اور درویشی کا جھوٹا دعویٰ کرنے کی جرات نہ ہوتی اور نہ عام مخلوق خدا انہیں چھوڑ کر ملمع ساز پیروں کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت محسوس کرتی۔

درس عبرت :۔

افسوس ہے کہ بعض بے راہ سجادہ نشینوں اور فریبی پیروں نے فقر و درویشی کے نام پر ایسا بڑہ لگایا ہے کہ جو روایات سلف کی حامل معدودے چند ہستیاں اس وقت موجود ہیں انھوں نے یا تو زمانے کی نظروں سے خود کو چھپا رکھا ہے یا اپنی ریاضت و محنت کے ثمر سے کسی کو آشنا نہیں ہونے دیتیں اور جویائے حق ان سے استفادہ سے محردم رہتے ہیں ضرورت ہے کہ کوتہ آستیں پیروں کی درازدستی کے خلاف جہاد کیا جائے اور ارادت و طریقت کے جو رشتے ان کی وجہ سے ٹوٹتے جارہے ہیں انہیں از سر نو استوار کرنے کی کوشش کی جائے اس لئے ہمارا مقصد یہ

ہے کہ اولیاء و مشائخ سے بدگمانی اور سوظنی کی جو فضا پیدا ہو گئی ہے اسے ختم کیا جائے جن بزرگوں کی کرامات مشہور ہو گئی ہیں ان کے متعلق یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انھوں نے یہ کمال کیسی کیسی ریاضتوں کے بعد حاصل کیا اور اپنی ریاضت کے اس ثمرے مخلوق خدا کی کس کس طرح خدمت کی ان میں اور موجودہ دور کے ملمع ساز پیروں میں فرق یہ ہے کہ انھوں نے خود کو فنا کر کے دوسروں کے لئے زندگی کا سامان پیدا کیا اور یہ دوسروں کی جیبوں پر ہاتھ صاف کر کے اپنے پیٹ کا ایندھن فراہم کرتے ہیں

بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا (دیکھ کتنا بہت بڑا فرق ہے)

شریعت و طریقت کا چکر :۔

پیری مریدی کا دھندا کرنے والے سب سے بڑا حربہ یہ استعمال کرتے ہیں کہ شریعت اور ہے طریقت شے دگر جب ہمارے جیسے ان ہشوم بختوں کو چھیڑتے ہیں تو مریدین کو باور کراتے ہوئے کہتے ہیں یہ ملا ملوانے راز حقیقت کیا جانے حالانکہ تمام سلاسل طیبہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندیہ اویسیہ سب متفق ہیں کہ

طریقت از شریعت نیست بیرون

یعنی شریعت طریقت سے باہر نہیں بلکہ یقین کیجئے کہ شریعت کے بغیر طریقت حقیقت و معرفت کا کوئی وجود نہیں شریعت دودھ ہے اور طریقت معرفت حقیقت اس سے حاصل کردہ مکھن اور گھی ہے اسی لئے کبھی اس دھوکہ میں نہ آنا کہ شریعت و طریقت دو علیحدہ چیزیں عموماً جاہل پیر اور بے عمل فقیر اسی بلا میں مبتلا ہیں اور اسی بلائے عظیم کے ذریعے دنیا میں لوٹ مار کر رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایسے پیروں فقیروں کو علمائے کرام سے کوئی محبت نہیں ہوتی خود بھی اور

ان کے جاہل مریدین بھی علمائے کرام سے نفرت کرتے نظر آتے ہیں۔
(فائدہ) :۔ سچے اور سچے اولیائے کرام وہی علماء عظام ہیں جو اہل علم ہیں جاہل کبھی ولی اللہ نہیں بن سکتا اگر کسی جاہل کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی بنانا چاہتا ہے تو پہلے اسے عالم بناتا ہے پھر ولی اللہ یہی وجہ دور سابق میں ہی علماء کو اولیاء سمجھا جاتا یہی وجہ ہے کہ ان کے القاب بھی علماء جیسے تھے مثلا ملا جامی۔ مولانا رومی وغیرہ وغیرہ

ازالہ وہم :۔

بعض جہلاء بلکہ خود کو سمجھدار کہلوانے والوں کا خیال ہے کہ علماء و فقہاء اہل طریقت و معرفت نہیں یہ ان کی جہالت و سفاہت ہے حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو حقیقی اہل معرفت باعمل علماء و فقہاء ہی ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ :۔

علماء و فقہاء کے سردار سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ائمہ شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مدارک ایسے دقیق ہیں جن کو اکابر اولیاء ہی پہچانتے ہیں نیز اولیائے کرام فرماتے ہیں کہ امام اعظم و امام ابو یوسف (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سرداران اہل کشف و مشاہدہ ہیں (فتاویٰ رضویہ شریف ص ۶۲ تا ص ۶۵ ج ۲ مطبوعہ نظامیہ لاہور)

علمائے کرام ہی اولیائے عظام ہیں :۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی ولایت مسلم ہے آپ نہ صرف علم شریعت کے بحر ذخائر تھے علم طریقت و معرفت کے بھی شہنشاہ تھے عوام کی نگاہوں میں معیار ولایت کرامت ہے اگرچہ یہ معیار غلط ہے بلکہ ولایت کا معیار اتباع شریعت ہے اس کے باوجود امام اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح دوسرے فقہاء و علماء سے بھی کرامات کا صدور ہوا اس موضوع کو پختہ کرتے ہوئے اہل علم دلیل

دیکھتے ہیں کہ احادیث شریف میں ہے کہ
عبد المطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و قولہ ﷺ من توضأ فأحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ حتی تخرج من تحت اظفارہ رواہ الشیخان
عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت کیا اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا تو گناہ اس کے جسم سے نکلیں گے یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے نکلیں گے'
(۲) امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا' اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب مسلم یا مومن بندہ وضو میں اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرہ سے ہر گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہو پانی کے ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو جو گناہ اس نے اپنے ہاتھوں سے کئے وہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پیر دھوتا ہے تو اس کے پیروں کے گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے اس کو مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کیا' اور اس مفہوم کی احادیث بکثرت مشہور و معروف ہیں۔
(فائدہ) احادیث کی روشنی میں ثابت ہو گیا کہ وضو سے گناہ دھل کر مشاہدہ میں آتے ہیں اور اصحاب مشاہدہ اپنی آنکھوں سے وضو کے پانی سے لوگوں کے گناہوں کو دھلتا ہوا دیکھتے ہیں' اور یہی وجہ ہے کہ اہل شہود کے امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ مستعمل پانی نجاست مغلظہ ہے کیوں کہ وہ اس پانی کو گندگیوں میں ملوث دیکھتے تھے' تو ظاہر ہے کہ وہ دیکھتے ہوئے' اس کے علاوہ اور کیا حکم لگا سکتے تھے۔

امام شعرانی نے میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرمایا کہ میں نے سیدی علی الخواص (جو بڑے شافعی عالم تھے) کو فرماتے سنا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے مشاہدات اتنے دقیق ہیں جن پر بڑے بڑے صاحبان کشف اولیاء اللہ ہی مطلع ہو سکتے ہیں' فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ جب وضو میں استعمال شدہ پانی دیکھتے تو اس میں جتنے صغائر و کبائر مکروہات ہوتے ان کو پہچان لیتے تھے' اس لئے جس پانی کو مکلّف نے استعمال کیا ہو اس کے تین درجات آپ نے مقرر فرمائے اول : وہ نجاست مغلظہ ہے کیوں کہ اس امر کا احتمال ہے کہ مکلّف نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو دوم : نجاست متوسطہ' اس لئے کہ احتمال ہے کہ مکلّف نے صغیرہ کا ارتکاب کیا ہو سوم : طاہر غیر مطہر' کیوں کہ احتمال ہے کہ اس نے مکروہ کا ارتکاب کیا ہو۔

ان کے بعض مقلدین سمجھ بیٹھے کہ یہ ابو حنیفہ کے تین اقوال ہیں ایک ہی حالت میں حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ تین اقوال گناہوں کی اقسام کے اعتبار سے ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور اسی کتاب میں ہے کہ امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب نے نجاست کو مغلظہ اور مخففہ میں تقسیم کیا ہے' کیوں کہ معاصی کبائر ہوں گے یا صغائر۔

اور میں نے سیدی علی الخواص کو فرماتے سنا کہ اگر انسان پر کشف ہو جائے وہ طہارت میں استعمال کئے جانے والے پانی کو انتہائی گندہ اور بدبودار دیکھے گا اور وہ اس پانی کو اسی طرح استعمال نہ کر سکے گا جیسے اس پانی کو استعمال نہیں کرتا ہے جس میں کتا یا بلی مر گئی ہو میں نے ان سے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ابو حنیفہ اور ابو یوسف اہل کشف سے تھے کیوں کہ یہ مستعمل کی نجاست کے قائل تھے' تو انھوں نے کہا جی ہاں ابو حنیفہ اور ان کے صاحب بڑے اہل کشف تھے' جب وہ اس پانی کو دیکھتے جس کو لوگوں نے وضو میں استعمال کیا ہوتا تو وہ پانی میں گرتے ہوئے

گناہوں کو پہچان لیتے تھے اور کبائر کے دھوون کو صغائر کے دھوون سے الگ ممتاز کر سکتے تھے' اور صغائر کے دھوون کو مکروہات سے اور مکروہات کے دھوون کو خلاف اولیٰ سے ممتاز کر سکتے تھے اسی طرح جیسے محسوس اشیاء ایک دوسرے سے الگ ممتاز ہوا کرتی ہیں' فرمایا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ آپ جامع کوفہ کے طہارت خانہ میں داخل ہوئے' تو دیکھا کہ ایک جوان وضو کر رہا ہے' اور پانی کے قطرات اس سے ٹپک رہے ہیں تو فرمایا اے میرے بیٹے! والدین کی نافرمانی سے توبہ کر اس نے فوراً کہا میں نے توبہ کی ایک دوسرے شخص کے پانی کے قطرات دیکھے تو فرمایا اے میرے بھائی! زنا سے توبہ کر (اس نے کہا میں نے توبہ کی ایک اور شخص کے وضو کا پانی گرتا ہوا دیکھا تو اس سے فرمایا شراب نوشی اور فحش گانے بجانے سے توبہ کر اس نے کہا میں نے توبہ کی اسی میں حضرت امام ابو حنیفہ کے بعض مقلدین سے مروی ہے کہ انھوں نے ان وضو خانوں کے پانی سے وضو کو منع کیا ہے جن میں پانی جاری نہ ہو کیوں کہ اس میں وضو کرنے والوں کے گناہ بہتے ہیں' اور انھوں نے حکم دیا کہ وہ نہروں کنووں اور بڑے حوضوں کے پانی سے وضو کریں اور سیدی علی الخواص باوجود شافعی المذہب ہونے کے مساجد کے طہارت خانوں میں اکثر اوقات وضو نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ پانی ہم جیسے لوگوں کے جسموں کو صاف نہیں کرتا ہے کیوں کہ یہ ان گناہوں سے آلودہ ہے جو اس میں مل گئے ہیں' اور وہ گناہوں کے دھوون میں یہ فرق بھی کر لیتے تھے کہ یہ حرام کا ہے یا مکروہ کا یا خلاف اولیٰ کا' اور ایک دن میں ان کے ساتھ مدرسۃ الازہر کے وضو خانہ میں داخل ہوا تو انھوں نے ارادہ کیا کہ حوض سے استنجا کریں' تو اس کو دیکھ کر لوٹ آئے میں نے دریافت کیا کیوں؟ تو فرمایا کہ میں نے اس میں ایک گناہ کبیرہ کا دھوون دیکھا ہے جس نے اس کو متغیر کر دیا ہے' اور میں نے اس

شخص کو بھی دیکھا تھا جو حضرت شیخ سے قبل وضو خانہ میں داخل ہوا تھا' پھر میں اس کے پیچھے پیچھے گیا اور اس کو حضرت شیخ نے جو کہا تھا اس کی خبر دی' اس نے تصدیق کی اور کہا کہ مجھ سے زنا واقع ہوا' اور حضرت شیخ کے ہاتھ پر آکر تائب ہوا (فتاوی رضویہ شریف)

(فائدہ) اسی طرح کی بے شمار کرامات فقہاء و علماء سے صادر ہوئیں اسی لئے یہ وہم ہی غلط ہے کہ فقہاء و علماء کو ولایت سے کیا تعلق (معاذ اللہ) بلکہ بحکم حدیث شریف "فقیه و احد اشد علی الشیطان من الف عابد ایک فقیہ عالم شیطان پر ہزار عابد سے بھاری اور سخت ہے عموماً عابدین لوگ غیر فقیہ ہوتے ہیں اور اکثر فقہاء و علماء نہ صرف عالم ہوتے ہیں بلکہ وہ عابد بھی ہوتے ہیں تعجب ہے جہالت عوام بلکہ خواص پر کہ عابدین کی کرامات کے تو قائل ہیں لیکن اہل علم کے لئے ماننے کو تیار نہیں (لطیفہ) یہ گفتگو عبادت گزار اولیاء کی ہے اور دور حاضرہ کے مدعیان ولایت تو اکثر عبادات سے محروم بلکہ اکثر فسق و فجور میں غرق

با عمل علماء و فقہاء :۔

حقیقت یہ ہے حقیقی اور اصلی مرشدان کرام علماء و فقہاء عظام ہیں کیوں کہ یہی حضرات ورثۃ الانبیاء بالخصوص امام الرسل ﷺ کے جانشین ہیں حضور نبی پاک ﷺ نے علم و علماء (با عمل) کی بہت بڑی ستائش و ثناء اور تعریف فرمائی ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ فضیلت علم و علماء بلکہ ان کی تحقیر اور تخفیف اور گستاخی کرنے والے کو منافق بتایا چنانچہ حدیث شریف میں ہے

ثلثة لایستخف بحقهم الامنافق ذوالشیبه فی الاسلام و ذوالعلم و امام مقسط (رواہ الطبرانی)

تین ہیں جن کا حق کم نہ سمجھے گا مگر منافق (۱) اسلام میں بڑھاپے والا (۲) عالم دین

(۳) بادشاہ اسلام عادل
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا مجدد ماۃ اربع عشر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسا شخص قابل تعزیر ہے (فتاویٰ رضویہ مطبوعہ نظامیہ ص ۶۴۵ ج ۱۳ لاہور)

انتباہ :۔

دور حاضرہ میں جتنا طبقہ علماء کرام سے نفرت و حقارت کی زد میں ہے کسی اور طبقہ میں ایسا نہیں اگر ہے تو بہت ہی کم تجربہ کر لیجئے کہ اعلیٰ سے ادنیٰ لوگوں تک ملاں مولوی کو ذلت کا سامنا ہے' یہ شیطان کی تحریک انگریزوں نے اپنائی اوز عوام و خواص کو زہر میں میٹھا ملا کر عملی طور ایسی رائج کر دی کہ اب عوام و خواص کی نگاہوں میں معاشرہ کے لئے علماء و فقہاء کو نا معلوم کیا سے کیا سمجھا جا رہا ہے۔

لیکن الحمد للہ علمائے حق یہ سب کچھ گوارہ کر کے دین مصطفیٰ ﷺ کی نشر و اشاعت کی لگن میں مگن ہیں اور خوش بخت ہیں وہ عوام و خواص اہل اسلام جو علماء با عمل سے وابستہ اور ان کے نیاز مند ہیں بلکہ یہ لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں جو خود اور اپنی لولاد کو جاہل و بے عمل پیروں سے بچا کر با عمل علمائے کرام کے مرید و منتسب ہیں۔

علمائے سوء :۔

علماء و فقہاء سے میری مراد با عمل اور سنی الا عتقاد ہیں نہ کہ بد مذاہب اور بے عمل بد عقیدہ تو ویسے بھی مار بد سے بھی بد تر ہے اسی لئے ایسے کو پیرو مرشد بنانا تو در کنار اس کی صحت بلکہ میل ملاپ سیدھا جہنم رسید کرے گا اور سنی بے عمل سے بھی بیعت نا جائز ہے اگر چہ عالم ہو اس لئے کہ بے عمل عالم شیطان کا آلہ کار ہے ایسے علماء کی قرآن و احادیث میں سخت مذمت کی گئی ہے یہاں پر فقیر

صرف ایک مکتوب امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ پر اکتفاء کرتا ہے آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ ایک عزیز نے شیطان کو فارغ بیٹھا اور گمراہ کرنے اور حق سے ہٹانے کے کام سے مطمئن پایا تو عزیز نے اس سے وجہ پوچھی تو شیطان لعین نے کہا کہ اس وقت کے علماء اس کام میں میرے بڑے مددگار ہیں اور مجھے اس کام میں انھوں نے فارغ کر دیا ہے مکتوبات ص ۳۶ ج ۱

(فائدہ) فقیر نے علماء سے وابستگی سے تحریص وترغیب دلائی اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام علماء برابر ہوتے ہیں بلکہ میرا مطلب علمائے باعمل اور صاحبان معرفت ہیں ورنہ علمائے سوء عقیدہ کے لحاظ سے یا کردار کے لحاظ سے بھٹکے ہوئے ہیں ان سے تو کوسوں دور بھاگنا ضروری ہے۔

اے برادر

دور شو از یار بد

یار بد بدتر بود از مار بد

ترجمہ اے بھائی یار بد سے دور ہو وہ اس لئے کہ یار بد برے سانپ سے بھی بدتر ہوتا ہے

اللھم اجعلنا من التوابین واجعلنا من المتطہرین

واجعلنا من الذین لاخوف علیھم ولاھم یحزنون

الفقیر ابی الصالح محمد فیض احمد اویسی قادری

رضوی غفرلہ بہاول پور پاکستان

۱۳۹۷ھ

چند مفسرین، محدثین، مورخین کا مفصل

تعارف

علامہ ابن حزم، خطیب بغدادی، محدث ابن جوزی، علامہ ابن تیمیہ علامہ ابن قیم،
علامہ ابن کثیر، مورخ ابن خلدون، شاہ ولی اللہ، صاحب روح المعانی

از قلم:

حضرت علامہ مولانا مفتی ابوالحسن محمد منظور احمد فیضی صاحب مدظلہ العالی

(احمد پور شرقیہ پنجاب)

یہ کتاب عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آنے والی ہے۔

قیمت: ضخامت:

☆☆☆☆ناشر☆☆☆☆

سبزواری پبلشرز بائینڈنگ اینڈ پرنٹنگ پریس

آربی 11/49 عبدالحکیم خان روڈ۔ رتن تلاؤ اسٹریٹ نزد فریئر مارکیٹ کراچی۔

موبائل: 0321-7297476